1528-ھلال (چاند) کو شعار اور علامت بنانا

سوال

مسلمانوں کے ہاں چاند اور ستارہ کس چیز کی علامت ہے ؟

میں نے انٹرنیٹ پر آپ کی ویب سائٹ پر اور اپنی لائبریری میں موجود مراجع میں اسے تلاش کرنے کی جستجو کی لیکن مجھے اس کے متعلق سوائے عثمانی دور حکومت کی علامت کے اشارہ کے کچھ نہیں ملا، آپ کے اس اہتمام پر میں مشکور ہوں ۔

پسندیدہ جواب

چاند اور ستارہ مسلمانوں کی علامت بنانے کی شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی یہ دور نبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں معروف تھا، بلکہ بنوامیہ کے دور میں بھی موجود نہیں تھا، یہ توان ادوار کے بعد کی پیداوار ہے، مؤرخین اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں کہ اس کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی اور کس نے اسے شروع کیا ۔

ایک قول تو یہ ہے کہ یہ فارسیوں نے شروع کیا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے شروع کرنے والے اغریق تھے اور بعد میں یہ کچھ حادثات میں مسلمانوں میں منتقل ہوا ۔ دیکھیں : التراتیب الاداریۃ للکتانی (320/1) ۔

اور اس کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب مسلمانوں نے مغربی ممالک کو فتح کیا توان کے کنیسوں میں صلیب لٹک رہی تھی تو مسلمانوں نے اس صلیب کے بدلہ میں ھلال رکھ دیا تو اس بنا پر یہ لوگوں میں منتشر ہوگیا ۔

سبب جو بھی ہو معاملہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے جھنڈے اور شعار سب کے سب شریعت اسلامیہ کے موافق ہونے ضروری ہیں، اور جب کہ ھلال کر شعار ہونے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ملتی تو اس میں اولی اور بہتر یہ ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے، لھذا چاند اور ستارہ مسلمانوں کی علامت و شعار نہیں اگرچہ اسے بعض لوگوں نے اپنا بھی رکھا ہے ۔

اور رہا مسئلہ چاند ستاروں میں اعتقاد کا تو مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ اللہ تعالی کی مخلوق ہیں ذاتی طور پر نہ تو کسی کو نفع دے سکتے اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی زمینی احداث میں ان کی کوئی تاثیر ہی ہے، یہ تو صرف اللہ تعالی نے

بشروانسان کے فائدہ کے لیے پیدا فرمائیں ہیں ، اسی کو اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

{آپ سے ھلال کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے یہ تولوگوں کے وقتوں اور حج کے موسم کے لیے ہیں} البقرۃ (189) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کے بارہ میں نقل کرتے ہیں :

وہ اس سے اپنے دین کی حلتیں اور عورتوں کی عدت اور اپنے حج کا وقت معلوم کرتے ہیں ، اللہ تعالی نے اسے مسلمانوں کے روزے رکھنے اور عیدالفطر اور ان کی عورتوں کی عدت معلوم کرنے کا وقت بنایا ہے ۔ تفسیر ابن کثیر ۔

اور امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

چاند میں کمی وبیشی کی حکمت کی وجہ کا بیان یہ ہے کہ اس اشکال کا خاتمہ ہے جو اوقات و معاملات اور قسموں اور حج اور گنتی اور روزوں اور عیدالفطر اور مدت حمل اور کرائے وغیرہ کی مدت میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے علاوہ اور اشیاء میں بھی جس میں انسان کی مصلحت ہوتی ہے ، اسی قول کی طرح اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا :

{ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنایا ، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کردیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرسکو اور اس لیے بھی کہ سالوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو} الاسراء (12) ۔

توچاند کو شمار کرنا اور گننا دنوں کو شمار کرنے سے زیادہ آسان ہے ۔ دیکھیں تفسیر قرطبی ۔

اور ستاروں کے بارہ میں علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے ستاروں کو تین مقاصد کے لیے پیدا فرمایا ہے ، انہیں آسمان کی زینت بنایا ، اور شیاطین کو رجم کرنے کے لیے ، اور ایسی علامتیں بنایا جن سے راستہ معلوم کیا جاتا ہے ۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے صحیح بخاری کتاب بدء الخلق میں کہا ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں اور خشکی میں اور سمندر میں راستہ معلوم کرسکو} الانعام (97) ۔

اور اللہ تبارک و تعالی کا فرمان ہے :

{ بلاشبہ ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے مزین کیا ہے اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے } الملک (5)۔

واللہ تعالی اعلم .